بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) بعدِ تحمیدِ خُدا وَندُ و دُرُودِ مُصطَفےٰ

نعتِ آلِ پاکِ پیغمبرُ رسولِ مجتبےٰ

حل لغات: تحمید: حمد کرنا۔ خداوند: مالک۔ درود: رحمت۔ مصطفٰی: پاک کیا ہوا۔ نعت: تعریف۔ آل: اہل بیت۔ پیغمبر: پیغام پہنچانے والا۔ رسول: بھیجا ہوا۔ مجتبٰی: منتخب۔

ترجمہ: اللہ تعالٰی کی حمد، مصطفٰی پر درود اور رسول مجتبٰی کی پاکیزہ آل کی تعریف کے بعد۔

توضیح: قولہ: مصطفٰی: باب افتعال سے اسم مفعول ہے، اصل میں مصتفی تھا، تاء کو طاء سے بدل دیا گیا۔ قولہ: نعت۔ یہ تحمید پر معطوف ہے اور عاطف محذوف ہے جیسا کہ ترجمے میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ قولہ: آل: اصل میں اہل تھا ہاء کو خلاف قیاس الف سے بدل دیا گیا۔ قولہ: پیغمبر: اصل میں پیغامبر تھا، تخفیفاً الف کو گرا دیا گیا۔ قولہ: مجتبٰی: افتعال سے اسم مفعول ہے۔

(۲) ہَستُ مَدحِ خُسرُو غازی معین الدین حسین

حامیٔ دینُ آفتابِ مَعدِلتُ ظِلِّ خُدا

حل لغات: ہست: ہے۔ مدح: تعریف۔ خسرو: بادشاہ۔ غازی: مجاہد۔ معین الدین: بادشاہ کا لقب۔ حسین: بادشاہ کا نام۔ حامی دین: دین کا مددگار۔ آفتابِ معدلت: عدل کا سورج۔ ظلِّ خدا: اللہ کا سایہ۔

ترجمہ: غازی معین الدین حسین کی تعریف ہے جو دین کا نگہبان، عدل کا سورج اور ظلِ خدا ہے۔

توضیح: قولہ: خسرو: اصل میں ملوکِ فارس کا لقب ہے۔قولہ: غازی: غَزَا يَغْزُوْ غَزَاءً وَغَزْوَةً سے اسم فاعل ہے۔قولہ: حامی: حَمٰى يَحْمِيْ حِمَايَةً سے اسم فاعل ہے۔قولہ: آفتابِ معدلت: یعنی جس طرح سورج ہر چیز پر برابر اپنا فیض لٹاتا ہے اسی طرح خسرو دہلوی بھی بلا امتیاز ہر ایک تک عدل وانصاف پہنچاتا ہے۔ قولہ: ظلِّ خدا: اس سے مراد اللّٰہ کی رحمت ہے، حدیث پاک میں ہے: "اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ"[1]. (عادل بادشاہ زمین میں اللّٰہ کی رحمت ہے)

(۳) بَـر خلائق واجب و بَرُ بنده باشَد فرضِ عَین
چونُ دُعای شاهزاده سالُ و مَه صُبحُ و مَسَا

حل لغات: بر: پر۔خلائق: مخلوقات، خلق کی جمع۔بندہ: غلام، مراد خود ناظم ہیں۔ باشَد: ہے۔چون: جیسے، جس طرح۔شاہزادہ: سلطان کا بیٹا۔مہ: ماہ۔مسا: شام۔

ترجمہ: مخلوق پر واجب اور غلام پر فرض عین ہے جس طرح شہزادے کے لیے ساری عمر دعا کرنا (مخلوق پر واجب اور مجھ پر فرضِ عین ہے)

توضیح: قولہ: بر خلائق: ساری مخلوق پر بادشاہ کی مدح اس لیے واجب ہے کہ اُس کی عطائیں سب پر ہیں۔اور مجھ پر فرض عین اِس لیے ہے کہ مجھ پر اُس کی خاص عنایتیں ہیں۔یہاں واجب اور فرض لغوی معنی میں ہیں۔قولہ: سال ومہ الخ: ان کا ذکر استغراق کے لیے ہے یعنی عمر بھر۔

---

(۱)......شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، ۱٦/٦، حدیث:۷۳٦۹، دار الکتب العلمیة، بیروت

(٤) نُصرتُ وفَتحُ وظَفَرُ اِقبالُ وجاهُ وسلطنت

بادُ باقی مُر تُرا تا هَستُ اِمکانِ بَقَا

حلِ لغات: نصرت: مدد۔ فتح: دشمن کے خلاف کامیابی۔ ظفر: کامیابی۔ اقبال: خوش بختی۔ جاہ: عزت، اعزاز، وقار۔ سلطنت: بادشاہت، حکومت۔ باد: رہے۔ مر: کلمہ ربط بمعنی واسطے۔ ترا: تیرے لیے۔ تا: جب تک۔ ہست: ہے۔ امکان: ممکن ہونا۔ بقا: باقی رہنا۔

ترجمہ: جب تک بقا ممکن ہے تیری مدد، کامیابی، عزت اور بادشاہت باقی رہے۔

توضیح: بہت سے مصنفین اپنی کتابوں میں وقت کے ملوک، وزراء اور امراء کی تعریف کرتے اور اُن کے بڑے بڑے القابات ذکر کرتے ہیں جس کے کئی مقاصد ہوسکتے ہیں مثلاً: ۱۔ صالحین کا ذکرِ خیر کرنا۔ (جبکہ ذکر کردہ اوصاف واقعۃً اُن میں ہوں) ۲۔ اُنہیں اوصافِ حمیدہ سے متصف ہونے کی ترغیب دینا۔ (جبکہ مذکورہ اوصاف اُن میں نہ پائے جائیں) ۳۔ تاکہ یہ حضرات کتاب کی اِشاعت وترویج میں ذاتی دلچسپی لیں اور یوں علم کا فیضان عام ہو۔

بیان عوامل النحو واَنْواعها

(٥) عاملُ اَنْدَرْ نحوُ صَدْ باشَدْ چُنِینْ فَرْمُودَه اَسْتْ

شیخ عبد القاهر جُرجانی پیرِ هُدا

حلِ لغات: عامل: اعراب کا مُوجِب۔ اندر: میں۔ صد: سو (۱۰۰)۔ باشد: ہیں۔ چنین: اسی طرح۔ فرمودہ است: فرمایا ہے۔ شیخ: بزرگ، امامِ فن۔ عبدالقاہر: ائمہ نحو

میں سے ایک امام کا نام۔ جرجانی: جرجان کی طرف نسبت ہے جو استر آباد کا دارالملک ہے۔ پیر: بوڑھا، مرشد، رہبر۔ ہدا: ہدایت، راہ راست۔

ترجمہ: نحو میں سو عامل ہیں، رہبرِ نحو شیخ عبدالقاہر جرجانی نے اسی طرح فرمایا ہے۔

توضیح: قولہ: عامل: یعنی وہ جو آخرِ کلمہ کے ایک خاص طریقے پر (مرفوع، منصوب، مجرور یا مجزوم) ہونے کا تقاضا کرے۔ قولہ: صد باشد: سیبویہ کے نزدیک عوامل سو(۱۰۰) ہیں جن میں اٹھانوے لفظی اور دو معنوی ہیں (ایک مبتدا اور خبر کا عامل اور دوسرا مضارع مرفوع کا عامل) جبکہ اخفش کے نزدیک عوامل ایک سو ایک (۱۰۱) ہیں جن میں اٹھانوے لفظی اور تین معنوی ہیں (دو مذکور اور تیسرا تابع کا عامل)

(٦) معنوی اَزْ وَی دو باشَد جُملہ دِیگرُ لفظِیَنْدُ

بازْ لفظی شُد سَماعی وقِیاسی اَیُ فَتا

حل لغات: ازوی: اُن میں سے۔ دو باشد: دو ہیں۔ جملہ: تمام۔ دیگر: باقی۔ لفظیند: لفظی ہیں۔ باز: پھر۔ شد: ہیں۔ ایْ فتا: اے جوان۔

ترجمہ: اُن میں سے دو عامل معنوی اور باقی سب لفظی ہیں پھر لفظی عامل کی دو قسمیں ہیں سَماعی اور قِیاسی اے جوان۔

توضیح: قولہ: معنوی ازوی الخ: یعنی عوامل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی یعنی وہ عامل جس کا تلفظ کیا جائے۔ یہ کل اٹھانوے ہیں۔ ۲۔ معنوی یعنی وہ عامل جس کا تلفظ نہ کیا جائے۔ یہ کل دو ہیں۔

پھر عامل لفظی کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ سَماعی یعنی وہ عامل لفظی جس پر دوسرے

کسی لفظ کو قیاس نہیں کر سکتے۔ یہ کل اکانوے ہیں جنہیں تیرہ انواع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۲۔قِیاسی یعنی وہ عامل جس پر دوسرے لفظ کو قیاس کر سکتے ہیں۔ یہ کل سات ہیں۔اِن سب کا بیان آگے آرہا ہے۔

(۷) زَانُ نَوَدُ یَکُ دَانُ سَماعی ھَفتُ دِیگرُ برقِیاسُ

آنُ سَماعی سِیزُدَہ نوع اَست بے رُوی ورِیا

حل لغات: زان: اُن میں سے۔نود یک: اکانوے۔دان: جان۔ہفت: سات۔ دیگر: باقی ۔ برقِیاس: قیاس پر۔آن: وہ۔ سیزدہ: تیرہ۔نوع: قسم۔است: ہے۔ بے: بغیر، بلا۔روی: چہرہ، سطح۔ریا: دکھلاوہ۔یعنی بغیر کسی نوع کی رعایت کیے۔

ترجمہ: اُن لفظی عوامل میں سے اِکانوے عوامل سَماعی اور باقی سات عوامل قِیاسی ہیں اور سَماعی عوامل کی تیرہ انواع ہیں۔

توضیح: قولہ: زان الخ: یعنی اُن اٹھانوے لفظی عوامل میں سے اِکانوے سَماعی اور سات قِیاسی ہیں۔پھر سَماعی عوامل کی تیرہ انواع ہیں۔اِس طرح کہ جس جس عامل کا عمل متحد تھا اُن سب کو ملا کر ایک نوع بنا دی گئی مثلاً سترہ حروف ایسے تھے جن کا عمل مابعد اسم کو جر دینا ہے لہذا اُن سب کو ملا کر نوعِ اوّل بنا دی گئی۔ چھ حروف ایسے تھے جن کا عمل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینا ہے لہذا اُن سب کو ملا کر نوعِ ثانی بنا دی گئی۔وعلی ہذا القیاس۔

النوع الاول

(۸) نوعِ اوّل ھَفْدَہ حرفِ جر بُوَدْ مِیْدَانْ یقین

کَانْدَرِینْ یَكْ بَیْتْ آمَدْ جُملہ بے چُونْ و چِرا

حل لغات: ہفدہ: سترہ۔ بود: ہے۔ مِیدان یقین: یقین جان لے۔ کاندرین یک بیت: جو اِس ایک شعر میں۔ آمد: آ گئے۔ جملہ: تمام۔ بے: بِلا، بغیر۔ چون: کیسے۔ چرا: کیوں، کس طرح۔ یعنی بلا قیل وقال۔

ترجمہ: پہلی نوع سترہ حروفِ جر ہیں جو بلا قیل وقال اِس ایک شعر میں آ گئے۔

توضیح: قولہ: ہفدہ حرفِ جرالخ: جمہور نحات کے نزدیک حروفِ جر کی تعداد سترہ ہے جبکہ صاحبِ کافیہ کے نزدیک اٹھارہ ہے اور اٹھارواں حرفِ جرّ وَاوِرُبَّ ہے: وَعَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ.

فائدہ: حروفِ جر کو حروفِ جارہ، حروفِ اِضافت، حروفِ ربْط اور حروفِ معانی بھی کہتے ہیں۔

(۹) باءُ وتاءُ و کافُ ولامُ وواوُ ومُنذُ مُذْ خَلا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

ترجمہ: باء، تاء، کاف، لام، واو، مُنذُ، مُذْ، خَلَا، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی.

توضیح: قولہ: باء وتاء الخ۔ یہ حروف ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اُسے جر دیتے ہیں۔ اِسی لیے اِن کو حروفِ جر کہتے ہیں۔

النوع الثاني والثالث

(۱۰) اِنّ بـا اَنّ کَأَنَّ لَيتَ لٰكِنَّ لَعَلَّ

ناصِبِ اِسۡمَنۡدۡ و رافِعۡ در خبر ضدِ مَا و لَا

حل لغات: با: ساتھ۔ناصبِ اِسمند: اسم کونصب دینے والے ہیں۔رافع: رفع دینے والا۔در: میں۔ضدِّ ما ولا: مَااور لَا مشابہ بلیس کے برعکس۔

ترجمہ: اِنّ،اَنّ، کَانَّ، لَیتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ اسم کونصب اور خبر کورفع دیتے ہیں برعکس مَااور لَا کے۔

توضیح: قولہ:اِنّ بااَنّ الخ۔یعنی دوسری نوع میں چھ حروفِ مشبہہ بالفعل ہیں۔یہ حروف جملہ اسمیہ پرداخل ہوکراپنے اسم کونصب اور خبرکورفع دیتے ہیں: اِنَّ زَیۡدًا قَائِمٌ.

فائدہ: اِن حروف کوحروفِ نواسخ،حروفِ دواخل اورحروفِ معانی بھی کہتے ہیں۔

قولہ:ضدِّ مَـا و لَا. یہ تیسری نوع کی طرف اشارہ ہےیعنی تیسری نوع میں مَـا اور لَامشابہ بلیس ہیں۔یہ دونوں حروف جملہ اسمیہ پرداخل ہوکراسم کورفع اورخبر کونصب دیتے ہیں: مَـا زَیۡـدٌ شَـاعِرًا. اِن کومشابہ بلیس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دونوں نفی کامعنی دینے اور جملہ اسمیہ پرداخل ہونے میں لَیۡسَ کی طرح ہیں۔

خیال رہے کہ مَا اور لَا کاعامل ہونا حجازیین کےنزدیک ہےاور اس کی تائید قرآنِ کریم سے ہے:﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ (پ:۱۲، یوسف:۳۱) جبکہ بنی تمیم کے نزدیک یہ عامل نہیں ہیں اور اِن کے بعد آنے والے دونوں اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوں گے۔**فائدہ:** اِن دونوں حروف کوحروفِ نواسخ،حروفِ نافیہ،حروفِ دواخل اورحروفِ معانی بھی کہتے ہیں۔

النوع الرابع

(۱۱) واوُ ویاءُ وھمزہ و اِلّا اَیا و اَیْ ھَیَا

ناصبِ اِسْمَنْدُ پَسْ اِیْنُ ھَفْتُ حَرْفُ اَی مُقْتَدا

حل لغات: ناصبِ اسمند: اسم کے ناصب ہیں۔ پس: بس۔ این: یہ۔ ہفت: سات۔ ای مقتدا: اے پیشوا۔

ترجمہ: واو، یاء، ہمزہ، اِلّا، اَیَا، اَيْ اور ھَیَا یہ سات حروف اسم کو نصب دیتے ہیں اے پیشوا۔

توضیح: قولہ: واو ویاء الخ۔ یعنی چوتھی نوع میں سات حروف ہیں۔ اِن میں واو بمعنی مع ہے، اِلَّا حرفِ استثناء ہے اور باقی پانچ حروف نداء کے لیے ہیں۔ قولہ: ناصبِ اسمند۔ یہ بعض نحات کا مذہب ہے کہ مابعد اسم کو نصب دینے والے یہی حروف ہیں۔ لیکن بعض دیگر نحات کا مذہب یہ ہے کہ مابعد اسم کو نصب دینے والا فعل ہوتا ہے جو اِن حروف سے پہلے لفظًا یا معنًی ہوتا ہے: اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةُ، مَا شَأْنُکَ وَبَکْرًا۔

فائدہ: اِن کو حروفِ نواصب، حروفِ معانی اور تغلیبًا حروفِ نداء بھی کہتے ہیں۔

النوع الخامس

(۱۲) اَنْ ولَنْ پس کَيْ اِذَنْ اِینُ چار حرفِ معتبر

نصبِ مستقبلْ کُنَنْدُ اِینُ جُملہ دائِمْ اِقتِضا

حل لغات: پس: پھر۔ این: یہ۔ معتبر: اعتبار والا۔ مستقبل: فعل مضارع۔ کنند: کرتے ہیں۔ این جملہ: یہ تمام۔ دائم: ہمیشہ۔ اقتضا: چاہت۔

ترجمہ: اَنْ، لَـنْ، كَيْ اور اِذَنْ یہ چاروں حروف ہمیشہ فعل مضارع کا نصب چاہتے ہیں۔

توضیح: قولہ:أَنْ ولَـنْ إلخ ۔یعنی پانچویں نوع میں چار حروف ہیں۔قولہ:این جملہ الخ۔خیال رہے کہ جمہور نحات کے نزدیک یہ چاروں حروف خود ناصب ہیں جبکہ خلیل نحوی کے نزدیک ناصب صرف أَنْ ہے اور باقی تین حروف تقدیرِ أَنْ کی وجہ سے ناصب ہیں۔ثمرۂ اختلاف اِس طرح ظاہر ہوگا کہ لَـنْ یَضْرِبَ میں جمہور کے نزدیک مضارع لَنْ کی وجہ سے اور خلیل کے نزدیک تقدیرِ أَنْ کی وجہ سے منصوب کہلائے گا۔

فائدہ: اِن حروف کو حروفِ نواصب، حروفِ معانی اور حروفِ مصدر بھی کہتے ہیں۔

النوع السادس

(۱۳) اِنْ ولَـمْ لَمَّا ولامِ امر ولاء نہی نِیز

پَنج حَرْف جازِمِ فِعلَنْد هَريَك بَيدَغا

حل لغات: نیز:بھی۔پنج:پانچ۔جازمِ فعلند:فعل کے جازم ہیں۔ہریک:ہر ایک۔بیدغا:بلاخفاء، بلاشک۔(یہ لفظ محض قافیہ کی رعایت کے لیے لایا گیا ہے)

ترجمہ: اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر اور لائے نہی اِن میں سے ہر ایک فعل کو جزم دیتا ہے۔

توضیح: قولہ:اِنْ ولَـمْ إلـخ۔یعنی چھٹی نوع میں پانچ حروف ہیں۔قولہ:جازمِ فعلند الخ۔یعنی اِن میں سے ہر ایک فعلِ مضارع کو جزم دیتا ہے اور اِنْ دو فعلوں کو جزم دیتا ہے:اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ.

فائدہ: اِن حروف کو حروفِ معانی، حروفِ جوازِم اور حروفِ نقل بھی کہتے ہیں۔

النوع السابع

(۱۴) مَنْ و مَا مَہمَا و اَيّ حَيثُما اِذْما مَتٰی

اَيْنَما اَنّٰی نُہ اسمِ جازِمْ اَنْدْمُرْ فِعلْ را

حل لغات: نُہ: نو۔اند: ہیں۔مر: کلمہ ربط ہے۔را: کو۔

ترجمہ: مَنْ،مَا،مَهمَا،اَيّ،حَيثُمَا،اِذْمَا،مَتٰی،اَيْنَمَا اوراَنّٰی یہ نو اسم فعل کو جزم دیتے ہیں۔

توضیح: قولہ: مَنْ و مَا إلخ ۔یعنی ساتویں نوع میں نو اسماء ہیں اِس سے پہلے چھ انواع میں حروفِ عاملہ کا بیان تھا اب اسمائے عاملہ کا بیان شروع ہوا ہے۔قولہ: جازم اند: یہ اسماء جب اِنْ شرطیہ کے معنی پر مشتمل ہوں تو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں: مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ، مَتٰی تَذْهَبْ أَذْهَبْ إلخ۔اور جب اِنْ شرطیہ کے معنی کو متضمن نہ ہوں تو یہ عاملہ نہیں ہوں گے یعنی فعل کو جزم نہیں دیں گے: مَتٰی تَذْهَبُ؟

تنبیہ: کَیْفَمَا اور اِذَا کا فعل مضارع کو جزم دینا شاذ ہے اسی لیے مصنف نے اِن دونوں کو اسمائے جازمہ میں شمار نہیں کیا۔

فائدہ: اِن اسما کو اسمائے جوازم، اسمائے استفہام اور کلماتِ شرط و جزا بھی کہتے ہیں۔

النوع الثامن

(۱۵) ناصِبِ اِسمِ مُنکَّرْ نوعِ ہَشْتُمْ چارْ اِسمْ

ہَسْتْ چُونْ تمییز باشَدْ آنْ مُنکَّرْ ہَرْ کُجا

حل لغات: منکر: نکرہ۔ہشتم: آٹھویں۔ہست: ہے۔چون: جب۔باشد: ہو،

واقع ہو۔آن:وہ۔ ہرکجا: ہرجگہ، جہاں جہاں۔

ترجمہ: آٹھویں نوع چار اسماء ہیں جو اسمِ نکرہ کو نصب دیتے ہیں جبکہ وہ نکرہ تمیز واقع ہو۔

توضیح: قولہ: ناصب الخ۔یعنی آٹھویں نوع میں چار اسماء ہیں جو اِن کی تمیز واقع ہونے والے اسمِ نکرہ کو نصب دیتے ہیں۔

(۱۶) اوّلِیںْ لفظِ عَشَرْ باشَد مُرکَّبْ با اَحَدْ

همچُنِینْ تا تسع و تسعین بَر شُمُرْ اِینْ حُکْمْ را

حل لغات: اولین: سب سے پہلا۔ باشد: ہے۔ با: ساتھ۔ ہمچنین: اسی طرح۔ تا: تک۔ برشمر: شمار کر۔ این: اس۔ حکم را: حکم کو۔

ترجمہ: پہلا اسم لفظ عَشَر ہے جب یہ أَحَد کے ساتھ مرکب ہو، اسی طرح تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ تک یہی حکم شمار کر۔

توضیح: قولہ: اولین الخ۔یعنی اُن چار اسماء میں سب سے پہلا اسم أَحَدَ عَشَرَ ہے کہ یہ مابعد اسمِ نکرہ جو اس کی تمیز بنتا ہے اسے نصب دیتا ہے: أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا. اور اسی طرح تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہر اسم اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے: تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ نَعْجَةً.

باقی ثَلاثَة سے عَشَرَة تک کے اسمائے اعداد مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں: ثَلاثَةُ رِجَالٍ، عَشَرَةُ أَوْلَادٍ. لہذا یہ ناصب نہیں کہلائیں گے اور اسی طرح واحد اور اثنان کے ساتھ تمیز ذکر نہیں کی جاتی بلکہ صرف معدود پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

رَجُلٌ، رَجُلانِ. لہذا یہ بھی ناصب نہیں کہلائیں گے۔

فائدہ: مذکورہ اسماء کو اسمائے عدد، اسمائے نواصب اور اسمائے ممیَّز بھی کہتے ہیں۔

(۱۷) باز ثانی کَمْ چُو اِستِفهامْ باشَدْ نَے خبر

ثالثِ اِیشانْ کَاَیِّنْ رابعِ اِیشانْ کَذَا

حل لغات: باز: پھر۔ ثانی: دوسرا۔ چو: جب۔ باشد: ہو۔ نے: نہ کہ۔ ثالثِ ایشان: اُن میں سے تیسرا۔ رابعِ ایشان: اُن میں سے چوتھا۔

ترجمہ: پھر دوسرا کَمْ استفہامیہ ہے نہ کہ خبریہ تیسرا کَاَیِّنْ ہے اور چوتھا کَذَا۔

توضیح: قولہ: باز ثانی الخ۔ یعنی چار اسمائے نواصب میں دوسرا اسم کم استفہامیہ ہے۔ یہ بھی اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے: کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ؟ قولہ: نے خبر۔ یعنی کم خبریہ اسمائے نواصب میں سے نہیں ہے کیونکہ یہ مضاف ہوتا ہے اور اس کا مابعد مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے: کَمْ کُتُبٍ عِنْدِيْ. قولہ: ثالثِ ایشان الخ۔ یعنی اسمائے نواصب میں سے تیسرا اسم کَأَیِّنْ اور چوتھا اسم کَذَا ہے۔ یہ بھی اپنی تمیز کو نصب دیتے ہیں: کَأَیِّنْ رَجُلًا لَقِیتُ، قَبَضْتُ کَذَا دِرْهَمًا.

النوع التاسع

(۱۸) نُه بُودْ اسمای افعال کَزَانْ شَشْ ناصِبَنْدْ

دُونَكَ بَلْهَ عَلَيْكَ حَيَّهَلَ باشَدْ وهَا

حل لغات: نُہ: نو۔ بود: ہیں۔ کزان: جن میں سے۔ شش: چھ۔ ناصبند: ناصب ہیں۔

ترجمہ: اسمائے افعال نو ہیں جن میں سے چھ ناصب ہیں: دُونَکَ، بَلْهَ، عَلَیْکَ، حَیَّهَلَ، هَا.

توضیح: قولہ: نہ بود الخ۔ یعنی نویں نوع میں نو اسمائے افعال ہیں جن میں سے چھ اسماءِ فعل امر حاضر کے معنی میں ہیں اور یہ اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں ان میں سے پہلا اسم دُونَکَ بمعنی خُذْ ہے: دُونَکَ قَلَمًا. دوسرا اسم بَلْهَ بمعنی اُتْرُکْ ہے: بَلْهَ زَیْدًا. تیسرا اسم عَلَیْکَ بمعنی اَلْزِمْ ہے: عَلَیْکَ الصِدْقَ. چوتھا اسم حَیَّهَلَ بمعنی اِئْتِ ہے: حَیَّهَلَ الصَلاۃَ. پانچواں اسم هَا بمعنی خُذْ ہے: هَا بَکْرًا. اور چھٹا اسم رُوَیْدَ بمعنی أَمْهِلْ ہے: رُوَیْدَ زَیْدًا. (یہ اگلے شعر میں مذکور ہے)

(۱۹) پس رُوَیْدَ باز رافعِ اسمُ را هَیْهَاتَ دانْ
بازْ شَتّانَ اَستُ و سَرْعَانَ یادُ گِیرُ اِینْ بَیتُهَا

حل لغات: پس: آخر میں۔ باز: پھر۔ را: کو۔ دان: جان۔ یاد گیر: یاد رکھ۔ این: یہ، اِن۔ بیتہا: اشعار۔

ترجمہ: آخری رُوَیْدَ ہے، پھر هَیْهَاتَ، شَتّانَ اور سَرْعَانَ کو رافع اسم جان، یہ اشعار یاد رکھ۔

توضیح: قولہ: باز رافع الخ۔ یعنی اُن نو اسمائے افعال میں سے تین اسماءِ فعل ماضی کے معنی میں ہیں اور یہ اسم کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں اِن میں سے پہلا اسم هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ ہے: هَیْهَاتَ زَیْدٌ. دوسرا اسم شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ ہے: شَتَّانَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ. اور تیسرا اسم سرعان بمعنی سرع ہے: سرع زید.

تنبیہ: اسم فعل ہر وہ اسم ہے جو فعل کا معنی دیتا ہے اور یہ نو میں منحصر نہیں ہیں لہذا یہاں نو کا ذکر حصر کے لیے نہیں ہے بلکہ اشتہار کی بنا پر ہے۔

فائدہ: اسمائے افعال کو اسمائے منقولہ بھی کہتے ہیں۔

النوع العاشر

(۲۰) نوعِ عاشر سِیزْدَہْ فِعْلَنْدْ کَایشانْ ناقِصَنْدْ

رافِعِ اِسْمَنْدْ و ناصِبْ دَرْ خبرْچُونْ مَا و لَا

حل لغات: عاشر: دسویں۔ سیزدہ: تیرہ۔ فعلند: فعل ہیں۔ کایشان: وہ جو۔ ناقصند: ناقص ہیں۔ رافع اسمند: اسم کے رافع ہیں۔ در: میں۔ چون: جیسے، جس طرح۔

ترجمہ: دسویں نوع تیرہ افعالِ ناقصہ ہیں جو مَا اور لَا کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

توضیح: قولہ: نوع عاشر الخ۔ یعنی دسویں نوع میں تیرہ افعالِ ناقصہ ہیں۔ اِس سے پہلے کی انواع میں حروفِ عاملہ اور اسمائے عاملہ کا بیان تھا اب افعالِ عاملہ کا بیان شروع ہوا ہے۔ قولہ: رافِعِ اسمند الخ۔ یعنی یہ تمام افعال اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جس طرح ما اور لا مشابہ بلیس عمل کرتے ہیں: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا، صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا.

فائدہ: افعالِ ناقصہ کو افعالِ نواسخ اور دواخلِ مبتدا وخبر بھی کہتے ہیں۔

(۲۱) کَانَ صَارَ أَصْبَحَ أَمْسٰی وأَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ

مَا فَتِیَٔ مَادَامَ مَاانْفَكَّ لَیْسَ باشَدْ اَزْ قَفا

حل لغات: باشد: ہے۔ از قفا: پیچھے۔ کہا جاتا ہے: از قفاؤ ورفتم (میں اُس کے پیچھے گیا)

ترجمہ: کَـانَ صَارَ أَصْبَحَ أَمْسٰی أَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ مَافَتِیَٔ مَادَامَ مَاانْفَکَّ لَیْسَ.

(۲۲) مَابَرِحَ مَازَالَ و افعالے کزِینہَا مُشْتَقَنْدُ

ہر کُجا بِیْنِی ھَمِینُ حُکْمَ سُتُ دَرُ جُملہ رَوَا

حل لغات: وافعالے: اور وہ افعال۔ کزینہا: جو اِن سے۔ مشتقند: مشتق ہیں۔ ہر کجا: ہر جگہ، جس جگہ۔ بِني: تو دیکھے۔ ہمین: یہی۔ ست: ہے۔ در: میں۔ جملہ: تمام۔ روا: جائز۔

ترجمہ: آخر میں مَابَرِحَ اور مَازَالَ ہے اور وہ افعال جو اِن سے مشتق ہوں تمام کا یہی حکم ہے۔

توضیح: قولہ: وافعالے الخ۔ یعنی مذکورہ افعال اور وہ افعال جو ان سے مشتق ہوں یعنی اِن افعال کے ماضی، مضارع، امر اور نہی کے تمام صیغے اور اسی طرح ان کے مصادر سب کا یہی حکم ہے کہ یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: یَـكُـوْنُ الْإِنْسَانُ حَرِيْصًا فِيْ مَا مُنِعَ، لَا يَزَالُ بَكْرٌ مُجْتَهِدًا.

النوع الحادي عشر

(۲۳) دِیگرُ افعالِ مُقارِبُ دَرُ عملُ چُونُ ناقِصَنْدُ

ھَسْتُ آنُ کَادَ کَرُبَ با أَوْشَكَ دیگرعَسٰی

حل لغات: دیگر: مزید۔ درعمل: عمل میں۔ چون ناقصند: افعالِ ناقصہ کی طرح ہیں۔ ہست: ہے۔ آن: وہ۔ با: ساتھ۔

ترجمہ: افعالِ مُقارَبہ عمل میں افعالِ ناقصہ کی مانند ہیں اور وہ کَادَ، کَرُبَ، أَوْشَکَ اور عَسٰی ہیں۔

توضیح: قولہ: دیگر افعالِ مقارب الخ۔ یعنی گیارہویں نوع میں چار افعالِ مُقارَبہ ہیں، اور یہ عمل میں افعالِ ناقصہ کی طرح ہیں یعنی یہ افعال بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ان کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے لہذا محلًّا منصوب ہوگی: کَادَ بَکْرٌ یَجِیُٔ، کَرُبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ، أَوْشَکَ خَالِدٌ یَذْهَبُ، عَسَی اللّٰهُ أَنْ یَشْفِیَنِيْ.

تنبیہ: خیال رہے کہ افعالِ مقاربہ کا چار ہونا صاحبِ "مائۃ عامل" شیخ عبدالقاہر جرجانی کے نزدیک ہے جبکہ بعض نحات کے نزدیک جَعَلَ، طَفِقَ اور أَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ میں ہیں۔

فائدہ: افعالِ مقاربہ کو افعالِ منسلخہ بھی کہتے ہیں۔

النوع الثاني عشر

(۲۴) دِیگرُ افعالِ یقین و شك بُوَدْ کَانْ بر دُو اسم

چونْ دَرْ آیَدْ هریکِی منصوبْ سازَدْ هر دُو را

حل لغات: دیگر: مزید۔ بود: ہیں۔ کان: وہ جو۔ بر دو اسم: دو اسموں پر۔ چون: جب۔ در آید: آتے ہیں۔ ہر یکی: ہر ایک۔ سازد: کر دیتا ہے۔ ہر دو را: دونوں کو۔

ترجمہ: مزید افعالِ شک ویقین ہیں جن میں سے ہر ایک فعل' دو اسموں پر آ کر دونوں کو منصوب کر دیتا ہے۔

توضیح: قولہ: دیگر افعالِ یقین وشک الخ۔ یعنی بارہویں نوع میں سات افعالِ یقین وشک ہیں اِن میں ہر ایک فعل جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا اور خبر دونوں کو مفعولیت کی بناء پر منصوب کردیتا ہے: عَلِمْتُ اللّٰهَ خَالِقًا.

(۲۵) خِلْتُ باشَدْ با عَلِمْتُ پَس حَسِبْتُ با زَعَمْتُ

پس ظَنَنْتُ با رَأَیْتُ پَس وَجَدْتُ بی خطا

حل لغات: باشد: ہے۔ با: ساتھ۔ پس: پھر۔ بی خطا: بلا خطا۔

ترجمہ: خِلْتُ، عَلِمْتُ، حَسِبْتُ، زَعَمْتُ، ظَنَنْتُ، رَأَیْتُ اور وَجَدْتُ.

توضیح: ان میں سے عَلِمْتُ، رَأَیْتُ اور وَجَدْتُ یقین پر دلالت کرتے ہیں، خِلْتُ، حَسِبْتُ اور ظَنَنْتُ شک ظاہر کرنے کے لیے آتے ہیں اور زَعَمْتُ شک ویقین دونوں کے لیے آتا ہے: زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا، زَعَمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا.

فائدہ: اِن افعال کو افعالِ قلوب، افعالِ نواسخ اور دواخلِ مبتدا وخبر بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: جب عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ، رَأَیْتُ بمعنی أَبْصَرْتُ اور وَجَدْتُ بمعنی أَصَبْتُ ہو تو اِن کا ایک ہی مفعول بہ آئے گا اور اُس وقت یہ افعالِ شک ویقین نہیں کہلائیں گے بلکہ عام افعال کی طرح ہوں گے: عَلِمْتُ زَیْدًا، رَأَیْتُ جَبَلًا، وَجَدْتُ الضَّالَّةَ.

جو طالب علمی کے زمانے میں پرہیزگاری اختیار نہیں کرتا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تین اشیاء میں سے کسی ایک میں مبتلا فرمادیتا ہے یا تو اسے جوانی میں موت دیتا ہے یا پھر وہ باوجود علم ہونے کے قریہ بہ قریہ مارا مارا پھرتا ہے یا پھر وہ ساری عمر حکمرانوں کی غلامی کرتا رہتا ہے۔ (راہِ علم ص ۸۱)

النوع الثالث عشر

(۲۶) رافِعِ اسمای جنسُ افعالِ مدُحُ وذَمّ بُودُ
چارُ باشَدُ نِعُمَ بِئس سَاءَ آنگه حَبَّذَا

حل لغات: رافع اسمای جنس: اسمائے جنس کو رفع دینے والے۔ بود: ہیں۔ چار باشد: چار ہیں۔ آنگہ: اس وقت، جس وقت۔

ترجمہ: افعالِ مدح وذم اسمائے جنس کو رفع دیتے ہیں (یہ) چار ہیں: نِعْمَ، بِئْسَ، ساءَ اور حَبَّذَا.

توضیح: قولہ: رافع اسمای جنس الخ۔ یعنی تیرھویں نوع میں چار افعالِ مدح وذم ہیں جو اسم جنس کو رفع دیتے ہیں، نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کے لیے اور بِئْسَ اور سَاءَ ذم کے لیے موضوع ہیں۔ حَبَّذَا کے علاوہ باقی افعال میں یہ شرط ہے کہ اِن کا فاعل اسمِ جنس معرَّف بلامِ عہدِ ذہنی ہو یا معرَّف بلامِ عہدِ ذہنی کی طرف مضاف ہو: نِعْمَ الرَّجُلُ بَكْرٌ، بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ. حَبَّذَا میں فعل مدح حبَّ ہے اور ذَا اسمِ اشارہ اس کا فاعل ہے: حَبَّذَا دَاوٗدُ.

فائدہ: افعالِ مدح وذم کو افعالِ جوامد اور افعالِ منسلخہ بھی کہتے ہیں۔

عواملِ قیاسیّہ

(۲۷) بعدُ اَزانُ هفتُ قِیاسی اسمِ فاعلُ مصدرُ اَسُتُ
اسمِ مفعولُ و مُضافُ وفِعلُ باشَدُ مطلقًا

حل لغات: بعد ازان: ان کے بعد۔ ہفت: سات۔ مطلقاً: یعنی ہر فعل۔

ترجمہ: اِس کے بعد سات قیاسی (عوامل ہیں): اسمِ فاعل، مصدر، اسمِ مفعول، مضاف اور ہر فعل۔

توضیح: قولہ: بعداز ان الخ۔ یعنی عوامل لفظیہ سماعیہ کی تیرہ انواع کے بیان کے بعد اب سات عواملِ لفظیہ قیاسیہ کا بیان ہے۔ اِن سات میں سے پہلا عامل لفظی قیاسی اسمِ فاعل ہے یعنی وہ اسم مشتق جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہے جیسے نَاصِرٌ، قَاعِدٌ. فعل متعدی کا اسم فاعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے: زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا اور فعل لازم کا اسمِ فاعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ.

تنبیہ: اسمِ فاعل رفع اور نصب کا عمل تب کرے گا جبکہ وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور مبتدا، موصوف، ذوالحال، موصول، نفی اور استفہام میں سے کسی ایک پر اُس کا اعتماد ہو۔

قولہ: مصدر است۔ یعنی دوسرا عامل لفظی قیاسی مصدر ہے یعنی وہ اسم جس سے دیگر اسماء اور افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے ضَرْبٌ، قِيَامٌ. یہ بھی فاعل اور مفعول بہ کو رفع اور نصب دیتا ہے: أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٌ بَكْرًا، أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٌ.

قولہ: اسمِ مفعول۔ یعنی تیسرا عامل لفظی قیاسی اسمِ مفعول ہے یعنی وہ اسم مشتق جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہے جیسے مَنْصُوْرٌ. یہ اپنے نائب الفاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے: زَيْدٌ مَنْصُوْرٌ أَخُوْهُ، خَالِدٌ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا. اس کے عمل کے لیے بھی وہی شرط ہے جو اسمِ فاعل کے عمل کے لیے ہے۔

قولہ: ومضاف۔ یعنی چوتھا عامل لفظی قیاسی مضاف ہے یعنی وہ اسم جسے بتقدیر حرفِ جر دوسرے اسم کی طرف مضاف کر دیا گیا ہو جیسے غُلامُ زَیْدٍ. جمہور نحات کے نزدیک مضاف اپنے مابعد (مضاف الیہ) کو جر دیتا ہے۔ البتہ سیبویہ کے نزدیک مضاف عامل نہیں ہوتا اور مضاف الیہ کو جر دینے والا حرفِ جر مقدر ہوتا ہے۔

فائدہ: الف لام کی طرح اضافت کی بھی چار قسمیں ہیں: ۱۔جنسیہ ۲۔استغراقیہ ۳۔عہدیہ اور ۴۔ذہنیہ۔

قولہ: وفعل باشد مطلقاً۔ یعنی پانچواں عامل لفظی قیاسی فعل ہے خواہ لازم ہو یا متعدی مجرد ہو یا مزید ماضی ہو مضارع ہو امر ہو یا نہی معروف ہو یا مجہول۔ فعل لازم فاعل کو رفع اور فعل متعدی معروف فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب اور فعل متعدی مجہول نائب الفاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے: قَامَ زَیْدٌ، نَصَرَ خَالِدٌ ضَعِیْفًا، أُعْطِيَ الْفَقِیْرُ دِرْهَمًا.

(۲۸) پسُ صفَتُ باشَد که آنُ مانِنْدِ اسمِ فاعِلَسْتُ
هفتُم اسمِ تامُ باشَد ناصِبُ تمییزُ رَا

حل لغات: پس: پھر۔ باشد: ہے۔ کہ آن: وہ جو۔ مانند: مثل۔ ہفتم: ساتواں۔ را: کو۔

ترجمہ: پھر صفتِ مشبہہ ہے جو اسمِ فاعل کی طرح ہے، ساتواں اسم تام ہے جو تمییز کو نصب دیتا ہے۔

توضیح: قولہ: پس صفت باشد۔ یعنی چھٹا عامل لفظی قیاسی صفتِ مشبّہہ ہے یعنی وہ

اسم جو فعلِ لازم سے اُس ذات کے لیے بنایا گیا ہو جس کے ساتھ فعل بطورِ ثبوت قائم ہو۔ یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے: أَ حَسَنٌ زَيْدٌ؟

قولہ: ہفتم اسم تام۔ یعنی ساتواں عاملِ قیاسی اسمِ تامّ ہے، اِس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ مشابہ بنونِ جمع یا مضاف الیہ ہو۔ اسمِ تامّ تمیز کو نصب دیتا ہے: عِنْدِيْ خَاتَمٌ فِضَّةً، لَکَ مَنَوَانِ سَمْنًا، لَهُ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، لِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا.

عوامل معنویه

(۲۹) عاملِ فعلِ مضارع معنوی باشَد بِدَانُ

هَمُچُنِینُ معنٰی بُوَدُ عاملُ یقینُ دَرُ مبتدا

حل لغات: باشد: ہے۔ بدان: جان لے۔ ہمچنین: اسی طرح۔ بود: ہے۔ یقین: یقیناً۔ در: میں۔

ترجمہ: جان لے! فعل مضارع کا عاملِ رافع معنوی ہوتا ہے اِسی طرح مبتدا میں بھی عامل معنوی ہوتا ہے۔

توضیح: قولہ: عاملِ فعل الخ۔ اِس سے پہلے عواملِ لفظیہ کا بیان تھا اب عواملِ معنویہ کا بیان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دو چیزوں کا عامل معنوی ہوتا ہے: ۱۔ فعلِ مضارع مرفوع کا عامل۔ اور یہ فعلِ مضارع کا موقعِ اسم میں واقع ہونا یا اس کا نواصب و جوازم سے خالی ہونا ہے۔ ۲۔ مبتدا اور خبر کا عامل۔ اور یہ مبتدا اور خبر کا لفظی عوامل سے خالی ہونا ہے۔

(۳۰) دولتُ واِقبالُ و جاہِ شاھزادہ بَر کمال

در تضاعُفُ بادُ دائِمُ خَتمُ کَردَمُ بَر دُعا

حل لغات: دولت: مملکت۔ اقبال: خوش بختی: جاہ: عزت، مرتبہ۔ شاہزادہ: بادشاہ کا بیٹا۔ بر: پر۔ در: میں۔ تضاعف: دو چند۔ باد: ہو۔ دائم: ہمیشہ۔ کردم: میں نے کر دیا۔

ترجمہ: شہزادے کی سلطنت، خوش نصیبی اور عزت میں ہمیشہ دو چند ترقیاں ہوں اسی دعا پر میں نے (نظم کو) ختم کر دیا۔

بحمدہ تعالیٰ وکرمہ ومنّہ مائۃ عامل منظوم فارسی کا ترجمہ مع مختصر توضیح مکمل ہوا۔ اللّٰہ کریم اسے اپنی رحمت سے قبول فرمائے طلبہ دین کے لیے نافع اور مفید عام بنائے۔ **اللّٰھمّ اغفر لي ولوالديّ وللمؤمنين يوم يقوم الحساب، وصلّى اللّٰه تعالىٰ علىٰ خير خلقه ونور عرشه وزينة فرشه وقاسم رزقه سيّدنا محمّد وآله وصحبه أجمعين.**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ











ISBN 978-969-631-477-6
0125191


MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net